Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 09, Issue 18, July-December 2024,

Email: alirfan@mul.edu.pk

العرفان

سورہ نور میں وارد معاشرتی اصول: ایک جائزہ

Social Principles Mentioned in Surah An-Nur: A Review

MAZHAR HUSSAIN

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic Gomal University Dera Ismail Khan

Khakimarwat786@gamil.com

ZUBAIDA

Department of Islamic theology islamia college peshawer

DR. MUHAMMAD ISMAIL GHUNI

Assistant Professor Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan

ABSTRACT

For our social rules, the rules that Allah has revealed through the Qur'an are in accordance with the nature of man, so we have to apply the rules given by Allah and His Messenger ﷺ in the society, because all the rules and regulations of the world If applied, its effects may remain for some time, but the principles of Islam are always permanent and the people living in the society are satisfied and enjoy these principles. The main reason is that the principles of Islam are equal for all. There is no difference between the rich and the poor. Likewise, the basic principles that Allah has described in Surah Al-Noor, if applied in the society, will become the cradle of peace in the society.

Keywords:

Surah Al-Nur, Tafsir, Hadith, Sociology, Principles.

تمہید

ہمارے معاشرتی اصول کے لئے اللہ نے جو اصول قرآن کے ذریعہ سے نازل فرمائی ہیں یہ انسان کی فطرت کے مطابق ہی ہیں تو ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دی ہوئے اصولوں کو معاشرہ میں اپلائی کرنا ہوگا کیوں کے دنیا کے جتنے بھی اصول وضوابط اپلائی کرتے ہیں تو اس کے اثرات کچھ وقت تک رہ سکتے ہیں لیکن اسلام کے بتائے ہوئے اصول ہمیشہ دائمی ہوتے اور معاشرہ میں رہنے والے لوگ ان اصولوں سے مطمئن اور لطف اندوز ہوتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے اصول سب کے لئے برابر ہوتے ہیں اس میں امیر غریب میں فرق نہیں ہوتا اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۃ النور میں جو بنیادی اصول بیان کی ہیں اگر معاشرے میں لاگو کی جائیں تو معاشرہ میں امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

معاشرتی اصول کا تعارف

سورۃ النور میں معاشرتی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے، جو کہ ایک مہذب معاشرے کی تشکیل کے لیے اہم ہیں۔ یہاں کچھ کلیدی اصول بیان کیے گئے ہیں عفت اور پاکدامنی کو سورۃ النور میں نہایت عمدہ انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زنا اور بے حیائی سے منع کیا ہے نور کی مثال: اس سورۃ میں ایمان کی مثال کو نور سے تشبیہ دی گئی ہے، جو انسان کو ہدایت فراہم کرتا ہے (آیت 35)۔ یہ معاشرتی زندگی میں راستبازی کا اظہار ہے۔ نیکی اور بدی کی تفریق: اچھے اور برے اعمال کے درمیان فرق واضح کیا گیا ہے، تاکہ لوگ اپنے اعمال کی نوعیت کو سمجھ سکیں خانوادگی روابط گھر کے اندر اخلاقیات ہر ایک کو اپنے ذمہ داری کے اصول بیان کردی ہیں۔ خاندان کی بنیاد مضبوط بنانے کی تلقین کی گئی ہے غیبت سے پرہیز: دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، تاکہ معاشرتی سکون برقرار رہے۔

اسلامی معاشرے میں تعلقات کی بنیاد چند اہم اصولوں اور اخلاقی اقدار پر رکھی گئی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہم آہنگی اور محبت کو فروغ دیتی ہیں۔ ہر فرد کی عزت اور احترام کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بڑوں کا احترام، چھوٹوں کے ساتھ شفقت، اور خواتین کے ساتھ عزت واحترام کی تلقین کی گئی ہے۔ خاندان کو معاشرتی بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے۔ والدین کی عزت، بچوں کی تربیت، اور رشتے داروں کے ساتھ روابط کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان محبت، بھائی چارہ قائم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، ایک دوسرے کی مدد کرنا اور خوشیوں اور غموں میں شریک ہونا اہم ہے۔ سچائی اور دیانتداری: تعلقات میں سچائی، دیانتداری، اور شفافیت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ اصول اعتماد کو مضبوط بناتے ہیں۔

حسن معاشرت کا مفہوم اچھے تعلقات، باہمی احترام، اور محبت کے ساتھ رہنے کی فضا پیدا کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں حسن معاشرت کی بڑی اہمیت ہے، جو فرد اور معاشرے دونوں کی بہتری کے لیے ضروری ہے اور حسن

معاشرت کا آغاز اچھے اخلاق سے ہوتا ہے، جیسے صدق، دیانتداری، اور نرم دلی اورایک دوسرے کی عزت اور حقوق کا خیال رکھنا، چاہے وہ خاندان کے افراد ہوں یا دوسروں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت، خلوص، اور دوستی کی فضاء قائم کرنا تو یہ تعلقات کو مضبوط کرتا ہےاور غلطیوں کی صورت میں معاف کرنے کا جذبہ رکھنا اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنااور معاشرتی روابط میں ایک دوسروں کی مدد اور ضرورت کے لئے تیار رہنااور تعلقات میں سچائی اور شفافیت کو برقرار رکھنا، تاکہ اعتماد کی فضا قائم ہواور ایک دوسروں کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرنااور اختلافات کے باوجود اچھے طریقے سے گفتگو کرنااور دوسروں کی غیبت یا کردار کشی سے گریز کرنا اور مثبت گفتگو کو فروغ دینا تو لہذا حسن معاشرت نہ صرف فرد کی زندگی میں خوشی لاتا ہے، بلکہ اس سے پورے معاشرے میں امن اور خوشحالی بھی قائم ہوتی ہے۔ اس کی پاسداری سے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

معاشرتی اصول سورہ النور کی روشنی میں

معاشرے میں بڑھتے ہوئی زنا کی ممانعت

1- ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾(1)

زنا کرنی والی عورت اور زنا کرنے والا مردان دونوں کو سو درے مارے جائیں

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنی والی عورت ان دونوں کی سزا درے ماریں جائیں گے لیکن شرط یہ کہ زنا کرنے والے مکلف ہوں یعنی عاقل ہو بالغ ہو آزاد ہو اور نکاح نہ کیا ہو یا نکاح کیا ہو لیکن ہمبستری نہ کی ہو اور آزاد نہ ہونے کی صورت میں اس کو پچاس درے مارے جائیں گے ااور اسی طرح عاقل بالغ نہ ہونے کی صورت وہ مکلف ہی نہیں ہے ان تمام صفات میں جو "آزاد ہو، پاگل نہ ہو، بالغ ہو،اور نکاح کے ہوتے ہوئے وطی کی ہو تو ایسے کو محصن کہتے ہیں اور اس کی سزا "رجم کرنا ہے۔

2-﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘-وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ-وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾(2)

---

(2)النور،2/24

(1)النور،3/24

"زنا کرنے والا مرد نکاح نہیں کرتا مگر زانی عورت یا شرکیہ سے اور زانیہ نہیں کرتی نکاح مگر زنا کرنے والے مرد یا مشرک اور یہ حرام ایمان والوں پر"

معاشرتی اصول کے مطابق زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنی والی عورت کا رشتہ قائم کرنے سے اہل ایمان والوں کو منع کر دیا گیا ہے کیوں کہ زنا اہل ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے اور اہل ایمان والے کی یہ شان ہے کے وہ زنا کے قریب نہیں جاتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن "جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا" اسی طرح زانیہ عورتوں سے نکاح کرنا پاک دامن مردوں پر ممنوع قرار دیا ہے "امعلوم ہوا کہ حقیقیت میں کوئی اپنے آپ کو مومن ہونے کا مستحق کہلاتا ہے تو تکوینی طور پر یہ اس کی شان نہیں کے وہ زانیہ کے طرف مائل ہو بلکہ مومن کو ان کی طرف سے روک جانے کو کہا گیا ہے اور " حرم" کے معنی میں ہو گا جو" حرمنا عليه المراضع" یا"وحرام على قرية ناهلكناها" میں لے گئے ہیں۔

شرک کرنے والی عورت ہمیشہ کے لئے حرام قرار دی ہے اور حرام ہونے کے باوجود بھی اگر کسی نے نکاح کیا تو گناہ کبیرا ہے اور نکاح کرنے والے کا شرعا نکاح نہیں ہو گا اور اور اس کی یہ ازدوجی زندگی اور زنا میں کوئی فرق نہیں رہا اور یہ فعل حرام ہے اور سزا کا مستحق ہے مگر دنیا میں ایسے کام کرنے سے کچھ ثمرات باقی رہتے ہیں اور معاملہ بھی درست ہو جاتا ہے جیسا کہ کوئی مرد عورت کو دھوکہ دے کر اٹھا کر لے جائے اور اس کے بعد شریعت کی رو سے وہ نکاح بھی دونوں اپنے مرضی سے کرلے تو یہ فعل ناجائز ہے مگر نکاح کا ہو جانا درست ہو گا اور اس کی اولاد ثابت تم النسب ہو گی اور اسی طرح زنا کرنے والے عورت اور مرد کا نکاح دراصل زنا ہو اور انہوں نے نکاح کسی دنیاوی غرض سے کی ہو اور زنا سے توبہ تائب نہیں ہوتے تو ایسا نکاح کرنا حرام ہے اور لیکن دنیاوی احکام کالعدم نہیں ہونگے اور نکاح کے ثمرات شرعیہ نان نفقہ، حق مہر ، نسل کا ثبوت اور میراث یہ تمام احکام جاری ہونگیں۔

معاشرہ میں تہمت لگانے کی ممانعت

3-﴿وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(4)اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْاۚ-فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1]

(1) النور، 5/24

اور وہ لوگ بہتان تراشتے ہیں محصنہ والیوں پر اور پیش نہیں کرتے پھر چار گواہ تو ان کو اسی درے ماریں جائیں اور اور ان کی گواہی ہمیشہ کے لئے قبول نی کی جائے یہ وہی لوگ ہیں نہ ماننے والے ہاں مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی تو اللہ رب العزت معافی دینے والے اور رحم کرنے والے ہیں"

جو اپنی پاک دامن عورتوں پر بہتان تراشی کرتے ہیں اور بہتان لگاتے ہیں اور ان کا یہ بہتان لگانا ثابت نہیں ہوتا تو ان کی سزا معاشرہ میں بیان فرمادی گئی ہے اور اسی طرح یہی حکم مردوں کے لیے بھی ہے جو پاک مردوں پر جو بہتان تراشی کرتے ہیں لیکن اصل میں یہ حکم عورت کے حوالے سے نازل ہوئے۔ لگائی گئی بہتان پر چار گواہ بھی پیش کی اور گواہی شرعی اصول کا تقاضہ پورا کرتی ہو تو مرد مقذوف یا مقذوفہ کو حد زنا پر سزا جاری ہوگی۔ محصن ہونے کے لئے علماء کا اجماع ہے کہ آزاد ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، مسلمان ہونا، پاک دامن ہونا، اس سے قبل مہتم بالزنا نہ ہونا۔

ازدوجی زندگی باہمی تہمت کے اصول

4-﴿وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ‌ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ(6)وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ(7)وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ‌ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ(8)وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ(9)وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ﴾[1]

اور جو کوئی اپنی بیویوں پر الزام تراشتے ہیں اور اپنے سوا ان کے پاس کوئی شہادت نہیں تو ان میں سے شہادت ان کی یہ ہوگی کہ اللہ کے اسم کے ساتھ ساتھ چار مرتبہ گواہی دی گا کہ اس میں شک نہیں کے وہ صادق ہے۔ اور پانچویں شہادت میں یہ کہ رب کی لعنت ہو اگر کذابوں میں سے ہو۔ اور عورت کی سزا اس بات سے دور ہوگی کہ وہ اللہ کے اسم کے ساتھ چار بار شہادت دے کہ اس میں شک نہیں کہ مرد کذابوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ کہ عورت پر اللہ کا قہر ہو جو مرد صدیقین میں ہو۔ اور یقیناً اللہ کا فضل اور رحمت آپ پر نہ ہوتی یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے اور حکیم ذات ہے۔

تہمت کے شرائط فقہ حنفی کی روشنی میں

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں جب تک یہ دو شرائط موجود نہیں ہونگی تو لعان جائزہ نہیں ہوگا۔

---

(1)النور، 24/6-10

1۔ مرد شہادت کامل ہو یعنی مسلمان، آزاد، بالغ ہو۔

2۔ ایسی عورت کے اس پر تہمت زنا لگانے والے کو حد کی سزا دی جاسکتی ہو یعنی آزاد، مسلمان عاقل، بالغ اور اس سے قبل اس پر زنا کی طرف منسوب نہ کی گئی ہو امام کا قول ہے کہ ایسی عورت جس کے قاذف کو حد زنا کی سزا دی جاسکتی ہو۔اسی طرح اگر مردوں میں غلام یا کافر اوران کو زنا کی تہمت پر حد سزا دی جاچکی ہو اگر کوئی زنا کی تہمت لاگاتا ہے تو اس پر لعان کا حکم صادر نہیں کیا جائے گا اس کے علاوہ اس کو وقت کے قاضی پر چھوڑا جائے گا کہ وہ جیسے مناسب سمجھے اور تعزیری سزا مجرم کو دے اور اسی طرح امام صاحب نے شوہر کو شہادت کا اہل بنانے کے لئے شرط لگادی اور ضروری بھی سمجھا کہ ایسی عورت کہ تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہو سکتی ہو ان دونوں اقوال کی دلیل امر بن شعیب کی دادا سے روایت کی ہوئی حدیث سے معلوم ہوتا ہے مزید اس دیکھا بھی جاسکتا ہے ابن ماجہ ودار قطنی سے

حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت قرآن میں اس کی صفائی کا واقعہ

5-﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ‌ؕ-لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْؕ-بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْؕ-لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِۚ-وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ (1)

یقینا جس نے طوفان برپا کیا آپ میں سے ایک گروہ میں سے کسی نے بر نہیں سمجھا یہ بہتر ہوتا تمہارے حق میں ہر ایک کے لئے ان میں وہ جس نے اپنے لئے گناہ اور گھاتے کا سودہ کیا اس کے لئے عذاب عظیم ہے۔

حضرت عائشہ کو اپنی برات کا مکمل یقین تھا کہ وہ پاک دامن ہے اور فرماتی ہیں کہ میری پاکی کا اظہار ضرور فرمائیں گے اور فرمایا کے میرا یہ گمان نہیں تھا میرے اس معاملے پر اللہ رب العزت قرآنی آیت بذریعہ وحی نازل فرمائے گا جو قرآن مجید میں ہمیشہ کے لئے لکھی اور پڑھی جائی گی اور مجھے امید تھی کہ میری کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ کی طرف سے میری پاک دامنی کا خواب دکھایا جائے گا۔

6-﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ-وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾(2)

(2)النور،11/24

(1)النور،19/24

ایمان لانے والوں شیطان کی اتباع نہ کرو جو شیطان کی اتباع کرتا ہے تو وہ بے حیائی اور بری بات کا ثبوت دیتا ہے

قرآن کی آیت سے اس بات کی تردید کی جاتی ہے جو حضرت عائشہؓ پر جھوٹا الزام لگایا گیا اور یہ ہدایت دی گئی کہ ہر معصوم بندے کے خلاف جیسے بھی تہمتیں ہوں قبول نہ کی جائیں اور نہ اس کو پھیلانے میں لگو اگر اس طرح کی کوئی بہتان گردش کر رہی ہو تو اس کو دبانے اور اس کا سد باب کرنا چاہئے، نہ کہ ایک زبان سے دوسری زبان اسے بھکنے میں مصروف عمل ہو اور اللہ کا قاعدہ اور قانون ہے کہ خبیثہ عورت کے لئے خبیث مرد کو چنا گیا ہے اور خبیث مرد کے لئے خبیثہ عورت کو چنا گیا ہے پاک عورت کے لئے پاک مرد کو چنا گیا ہے اور پاک مرد کے لئے پاک عورت کو چنا گیا ہے اس سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ پاک بندے کا مزاج کبھی بھی بد کردار سے موافقت نہیں کر سکتا اور اسی طرح طیب بندے کا مزاج طیب کے طرف مائل ہو سکتا ہے لیکن بد کردار سے نہیں ذرا غور فرمائیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نہایت پاک اور معصوم نبی بلکہ اطیب انسان جس کے لئے ساری دنیا منور کر دی ہو تو اس کی اہلیہ پر بہتان تراشی کو عقل بھی تسلیم نہیں کرتا کیوں ہمارے رحمۃ العالمین حضرت محمد ﷺ کی شان میں نہیں کہ آپ ﷺ کسی خبیثہ عورت کو رفیقہ حیات بنائیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ جیسے پاکیزہ انسان ایسے عورت کے ساتھ نباہ اور رہنا اس کی شان کے خلاف ہے اور رہی ہماری اماں حضرت عائشہ صدیقہ یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریک حیات پر بہتان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور اس طرح بہتان لگانا شریف انسان کا کام نہیں ہے بلکہ ایک کمینہ اور بد کردار انسان کا کام ہے ایسا شخص کسی پر بھی الزام لگا سکتا ہے ایسے شخص کی بات قابل قبول تو کیا معنی قابل توجہ و ممکن الوقوع سمجھ لینے کے لئے بھی کافی نہیں ہے۔ اس طرح ہمیں سمجھ لینا چاہئے اگر آنکھیں کھول کر دیکھو کہ بہتان لگانے والا کون ہے اور بہتان کس پر لگا رہا ہے۔

میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کی محبت و اتباع اور آپ ﷺ کے ازواج مطہرات کا محافظ بنائیں آمین ثم آمین

معاشرے میں الزام بغیر گواہ و ثبوت

7- ﴿ لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًاۙ-وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴾(1)

کیوں نہیں کیا ایسا جب تم نے سنا مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنوں پر اچھا گمان کرتے اور کہتے دیتے کہ یہ صاف بہتان ہے"

(1) النور، 12/24

اللہ رب العزت نے ہمارے لئے معاشرہ میں قاعدہ واصول بتلادیا ہے کہ اجتماعی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے اس کی بنیاد اچھے گمان پر رکھی اور ہر بہتان سچ نہ سمجھا جائے جب اس کے بارے میں ٹھوس ثبوت نہ ملے اور یہ بھی نہیں کہ ہر شخص کو گناہ گار بھی نہ سمجھا جائے، یہاں تک کہ اس کا گناہ کرنا ثابت نہ ہوجائے۔

اِذن کے بغیر کسی کے گھر جانے کی ممانعت

8- ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ- ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾(1)

"اے ایمان لانے والو اپنے گھروں کے سوا کسی غیر کے گھروں نہ جایا کروں جب تک اذن نہ ہو اور بسنے والوں پر سلام تک نہ کرو بہتر ہے تمہارے لئے نصیحت کے طور پر"

آداب کے حوالے سے مسلم معاشرہ میں اللہ رب العزت نے اصول بتاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے گھروں کی طرح بغیر اِذن کے اپنے گھر جایا کرتے ہو تو کسی غیر کے گھر بغیر اِذن کے نہ گھس جایا کرو بلکہ اِذن اور ادب کے ساتھ جایا کرو، کیا پتہ اس گھر میں رہنے والے کس حال میں ہیں اور کیا وہ اس وقت کسی کے آنے کو پسند کرتے ہیں یا نہیں پہلے آواز دے کر اِذن لی جائے اور سب سے بہتر صوت سلام ہے۔ سنت نبوی ہے کہ اِذن حاصل کرنے کے لئے تین مرتبہ سلام کرنے کا فرمایا گیاہے تیسرے مرتبہ سلام کرنے کے لئے اِذن نہ ملے تو لوٹ جائے حقیقت میں یہ اصول اللہ کے طرف حاصل کردہ ہیں کہ اگر ان اصولوں پر استقامت اختیار کرے تو مہمان اور مزبان دونوں کے حق میں بہتر ہوگا لیکن افسوس سے کہنا پڑھتا ہے کہ آج کا مسلمان اللہ رب العزت کے اصول و قواعد کو پس پشت ڈال کر غیروں کے اصول و قواعد کو اپنانے میں لگا ہوا ہے۔ حالانکہ مغربی دنیا کو اگر دیکھا جائے تو وہ قرآن وحدیث کے اصولوں کو دیکھ زندگی بسر کرتے ہیں ان کے خود کے پاس ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ ہمارے اسلام کے اصولوں سے کاپی کرتے ہیں لیکن ہمیں غلط اصول دیکھا کر پیش کرتے ہیں اور ہم مسلمان اپنی تعلیمات سے دور ہوکر غیروں کے تعلیمات سے متاثر ہوکر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو بڑی نادنی کو ثابت ہوتی ہے اگر سورت کے شروع میں ربط آیات کو دیکھا جائے تو اس میں جو احکام بتلائے ہیں مثلاً زنا وقذف کے احکام وغیرہ بیان ہوئے اور اس ایت میں بسا اوقات بغیر اِذن کسی کے گھر جانے کی طرف کے بنیادی اصولوں کو بیان فرمایا گیا ہے۔

---

(2)النور،22/24

خیانت نظر کی ممانعت

9-﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ-ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾(1)

کہو اہل ایمان والوں کو کے وہ اپنی نظروں کو جھکائے رکھیں اور ستر کو چھپائے رکھیں یہ طہارت ہے ان کے لئے بیشک اللہ جاننے والا ہے جو آپ کرتے ہو۔

پہلی نظر کا حکم

جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ سے اچانک کسی پر نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں آپ ﷺ نے مجھے اپنی نظر پھیر لینے کا حکم فرمایا۔(2)

اندھے سے پردے کا حکم

آپ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ، ام سلمہ تشریف فرما تھیں اور اس وقت ام مکتوم تشریف فرما ہوئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پردہ فرمائیں حضرت میمونہ اور ام سلمہ فرمانے لگے کہ یارسول اللہ یہ دیکھ نہیں سکتے اور نہ ہی ہمیں پہچان سکتے، آپ ﷺ نے کہا کہ اگر وہ دیکھ نہیں سکتے آپ تو دیکھ سکتے ہیں۔

دیور سے پردہ کی سخت ممانعت

حضور ﷺ کہتے ہیں کہ عورتوں کے قریب جانے سے دور رہو۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول ﷺ دیور جیٹھ بھی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو موت ہے۔

عورت کا عطر لگانے کا حکم

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ عورت خوشبو سے معطر پائی۔ تو میں نے سوال کیا کہ آپ مسجد سے آرہی ہیں؟ تو فرمایا کے جی ہاں! آپ نے کہا کہ آپ نے خوشبو لگائی؟ فرمایا کے جی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں اس عورت کو سمجھایا کہ نبی کریم ﷺ سے میں سنا ہے کہ جو عورت عطر لگا کر مسجد میں نماز پڑھنے جاتی ہے تو اس کی نماز اللہ کے دربار میں مقبول نہیں ہوتی جبکہ وہ حالت جنابت کی مثل غسل نہ کرے۔

---

(2)النور،20/24

(1)رواہ مسلم-1426

اجنبی جگہ پر زینت ظاہر کرنا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو اپنی خوبصورتی نامحرم کے احاطہ میں ظاہر کرتی ہے اس کی مثل روز آخرت کے کی ان تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی رونق نہیں۔

عورتوں کو راستہ پر چلنے کے اصول

نبی کریم ﷺ نامحرم مرد عورت کو ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ عورتوں تم الگ الگ ہو جاؤ یہ سن کر عورتیں دیوروں کے ساتھ لگ کر چلنے لگی آپ ﷺ سے عورت اور مرد کے لئے غیض بصر کا حکم کے تحت کسی کو گھورنے اور تکنے سے منع فرمایا۔

زینت ظاہر کرنے ممانعت

10- ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ﴾(1)

"کہہ دو اہل ایمان والیوں کو کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھنے اور ستر کی محافظ اور حسن جمال کو نمائش ہونے سے بچائیں اپنی اڑھنیوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔"

عورت ستر ہی ستر ہے

عورت ساری کی ساری ستر ہے اور عورت کا حسن جمال ہی چہرے سے ہی ظاہر ہوتی ہے اور اس پر کسی کی نظر پڑ جانے سے فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جو نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ عورت سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخن تک ستر ہے جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی گھات میں ہوتا ہے۔تو نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق عورت کا ستر چھپانا واجب ہے۔

حالت مجبوری میں پردہ کے اصول

ضرورت اور مجبوری کی صورت میں وہ عورت باجماع امت مستثنیٰ ہے جو عورت مجبوری کے تحت بازار سے ضروری اپنے گھر کا سامان لینے جاتی ہے شرط یہ ہے کہ اس کا کوئی اور بازار سے سامان لانے والا کوئی اور نہ ہو تو اس صورت میں وہ بازار ضرورت کے تحت گھر سے نکلے گی لیکن اپنے آپ کو ڈھانپتے ہوئے اگر وہ راستے کو دیکھنے کی خاطر ایک آنکھ کھلی

---

(1)النور،21/24

رکھیں باقی سر سے پاؤں تک اپنے آپ کو چھپا کر باہر نکل سکتی ہے اور اسی طرح اگر ڈاکٹر کے پاس وجہ مجبوری یعنی علاج کی غرض سے جانا پڑے تو حالت پردہ میں جاسکتی ہے اور ہم زینت کا معنی دو طرح سے بیان ہوا پہلی صورت میں کپڑے، زیور اور بناسنگار شامل ہیں۔ حضرت ابن مسعود کے نزدیک زینت سے مراد کپڑے ہیں۔

اوڑھنی کے اقسام واصول

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جس چیز کو میں نے مستثنیٰ کیا ہے وہ صرف اوپر کے کپڑے ہیں جیسے لمبی چادر اور برقہ اسی طرح لمبی چادر جو برقہ کے قائم مقام ہوتی ہے اور یہ کپڑے عورت کی زینت کو محفوظ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے تو اس ایت سے مراد یہ ہوگی کہ عورت کی وہ زینت کسی بھی چیز کے لئے جائز نہیں ہوگی اس کے برعکس اوپر کے کپڑوں کے جس کا چھپانا ضرورت اور باہر نکلنے کے وقت ممکن نہیں جیسے برقہ وغیرہ

خلقی زبائش اور سینہ کی تاکید

عورت کے بدن میں خلقی زبائش میں سب زیادہ مختلف اور نمایاں چیز عورت کا سینہ اور اس کا ابھار ہے اور اس کے بارے میں تستر کی خصوصی تاکید کی گئی ہے اسی طرح جاہلیت کے رواج کو مسخ کرنے کا طریقہ بھی بتادیا کہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنی اوڑھنیاں سر پر ڈال کر اور اوڑھنی اپنے سر پر ڈال کر اس کی دونوں پلو پشت پر لٹکا لیتی اور اس طرح کرنے سے ان کے سینوں کی ہیت ظاہر نظر آتی گویا کہ یہ منظر ایسا نظر آتا جیسا کے کوئی حسن کا مقابلہ ہو رہا ہو۔اس رسم کو مسخ کرنے کے لئے اللہ رب العزت اپنے کلام اوڑنی کو پہننے کا طریقہ بتلادیا کے سر پر سے لیکر گریبان پر اوڑھنا تاکہ کان گردن اور سینہ مکمل طور پر مستور یعنی محفوظ ہو۔

غیر محرم کے سامنے زینت ظاہر کرنے کے اصول

11۔﴿وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ ﴾(1)

"نہ ظاہر کرو اپنی خوبصورتی سواء شوہر اور والد کے"

---

(2)النور،21/24

محرم کے سامنے زینت کا اظہار

اس آیت میں اللہ رب العزت نے محارم کے بارے میں فرمایا کہ بیوی اپنی زینت تو اپنے محرم کے سامنے ظاہر کرنا جائز فرمایا لیکن جیسے اپنے شوہر کے سامنے اپنے حسن جمال کو ظاہر کرنے کو کہا ہے اس طرح باقی محارم کے سامنے اپنے حسن جمال کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعُ الَّذِي في قلبه﴾

" لہٰذا باتوں میں مطیع نہ بنو ورنہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچی ہو جائے گا۔"[1]

تمام مسلمان خواتین کو کہ ان کا مردوں کے سامنے گفتگو کرنا ان کے محرموں اور شوہروں کے علاوہ نرم، ملائم اور میلانہ ہو، جس میں عورت کی نسوانیت ظاہر ہو، جس سے مردوں کے دل اور خواہشات اس کی طرف جھک جائیں، بلکہ ان کی آواز بلند کرنے یا زیادہ بولنے کے بغیر تقریر جتنی ضرورت ہو گی، جیسے کہ کسی سوال کا مختصر جواب اگر وہ اپنی تقریر میں نرم ہوں تو ان کی تقریر مشتبہ عورتوں اور طوائفوں کی تقریر سے ملتی جلتی ہے۔

عطر لگانے کا معاشرتی اصول

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر جاتی اور راستے میں چلنے غیر محرم اس کی خوشبو محسوس کرلیں تو وہ ایسی ہے جیسے ایک زانیہ اور بدکار ہے۔(رواہ ابوداود والنسائی)

عورت کی آواز اور اس کا حکم

عورت کو اپنے زیور کی آواز نکالنا حرام ہے تو اسی طرح ایک عورت کا خود اپنی آواز کا نکالنا مثلاً کسی غیر مرد کے ساتھ باتیں کرنا یا گانا بجانا بدرجہ اولی حرام ہے۔اسی طرح امام غزالی کا قول ہے کہ اجنبی عورت کا قرآن سننا بھی حرام ہے اور اسی طرح عورت کی اذان واقامت تو بالاجماع ناجائز ہے۔ معلوم ہوا کہ عورت کی آواز بھی ستر ہے جس کا پردہ واجب ہے اور اسی طرح جب عورت کو اذان واقامت جیسے بہترین عمل ناجائز ہے تو عورت کا جلسہ عام میں تقاریر بدرجہ اولی حرام اور ناجائز ہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ بے پردہ اور چہرے کو کھولا رکھ کر جلسوں میں شرکت کرنا اور اس کو تقاریر کرنا اور مردوں کی پارٹیوں میں اوپن فیس شرکت کرتے ہوئے تصاویر نکالنا اور ان تصاویر کو میگزین اور اخبارات میں چھاپنا بالاشبہ حرام ہو گا۔اسی طرح عورت کے زیور کی آواز فتنہ سے خالی نہیں تو خود عورت کی تصویر اور اس کی آواز فتنہ کیسے جائز

---

(1)الاحزاب،32/33

ہو سکتی ہے اور شریعت مطہرہ ایسے قبیح خرافات سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور دوسری طرف مغربیت اس فکر میں ہیں کہ بے پردگی اتنی عام ہو جائے کہ نکاح کی ضرورت ہی نہ رہے نفس پرستوں کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔ نیز احادیث میں خواتین کو غیر مردوں کے ساتھ خلوت سے منع کیا ہے۔ اور عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے۔اور خواتین کو بغیر اپنے شوہر کے اِذن بغیر منع کیا ہے ۔اس کو ممنوع کرنے والی علت صرف یہی شہوت و نفسانیت کا فتنہ ہے جس کا شریعت مطہرہ سے سد باب کرنا چاہتی ہے۔(معارف کاندھلوی)اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ خواتین اپنے محرم اور اپنے خادموں کے علاوہ بن سنور کر سامنے نہ آیا کریں۔

معاشرہ میں شادی کے اصول وضوابط

12-﴿ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ ﴾(1)

"جو بغیر نکاح کے تم میں س ے ہوں تم ہارے لون ڈیوں اور غلاموں میں س ے جو نیک ہ یں ان ک ے نکاح کردیں۔"

معاشرے میں جو مرد بغیر نکاح میں بیٹھے رہنے کے طریقے کو اسلام ناپسند فرماتا ہے اور اسلام حکم دیتا ہے کہ غیر شادہ شدہ مردوں اور عورتوں کے نکاح کردی جائیں یہاں تک اسلام نے غلاموں اور لونڈویوں کو بھی بغیر شادی کے نہ رہنے کو کہا ہے۔لونڈیوں کے لئے یہ عمل نہ صرف ان کی عزت و وقار کی بحالی کا ذریعہ ہے، بلکہ معاشرتی انصاف اور برابری کی طرف بھی ایک قدم ہے۔تاہم، اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ دونوں طرف کی رضامندی اور تمام شرعی احکامات کا لحاظ رکھا جائے۔

طلب استیذان اور اس کے اصول

16-﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ-مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ- ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ-لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ-طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ-كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ-وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾(2)

---

(2)النور،31/24

(1)النور،58/24

"اے ایمان والو تمہارے غلام اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کی عمر کو نہیں پہنچے، تم سے تین بار اجازت طلب کریں صبح کی نماز سے پہلے، دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو، اور رات کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت ہیں جن میں تم پر کوئی حرج نہیں ان کے بعد نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، وہ ایک دوسرے کے پاس آسکتے ہیں اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیات کو واضح کرتا ہے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔"

حضرت اسماء کی ناگواری پر آیت کا نزول:

حضرت آسماء کا ایک غلام جو اکثر حضرت آسماء کے پاس ایسے وقت میں (بغیر اجازت) کے آجاتا اس وقت غلام کا آجانا حضرت اسماء کو ناگوار لگتا، تو حضرت اسماء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ا غلام ہمارے پاس اس وقت آجاتا ہے جو آنے کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ آیت آپ کے غلام کا بے وقت آنے کی ناپسندیدگی پر اتری۔

16۔﴿ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍؕ-وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّؕ-وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴾ (1)

"اور وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے کپڑے اتار دیں، بشرطیکہ وہ بے حجابی سے زینت ظاہر نہ کریں، اور اگر وہ اپنی حفاظت کریں تو یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔"

ضعیف العمر کے پردہ اور اس کے اصول

یہ آیت کہ ضعیف العمر عورتوں کے لیے مخصوص حالات میں ہلکی پھلکی آزادیاں دی گئی ہیں، لیکن ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی عزت و وقار کا خیال رکھیں۔

ضعیف العمر عورتوں کا مسئلہ

ضعیف عورتیں اگر اپنے گھر میں ہلکی پھلکی آزادی جائز قرار دی ہے اور اگر وقار کا خیال کر سکتی ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اگر گھر سے باہر جائے تو زائد کپڑے یعنی برقعہ نہ بھی لیں تو اس پر کچھ مضائقہ نہیں لیکن وہ زینت کو ظاہر نہ کرے جس کے چھپانے کا حکم اللہ نے دیا ہے "ولایبدین زینتھن" یہ ایت اس بات کی وضاحت کرتی ہے عورتیں اپنی

---

(8)النور، 60/24

زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے ان کے جو خود ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔ یہ آیت اسلامی پردے اور عورتوں کی عزت و احترام کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ "التی لا یرجون نکاحا" کا مطلب ہے "وہ عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں۔" یہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بوڑھی عورتیں جو شادی کی عمر سے گزر چکی ہیں، ان کے لیے خاص شرعی ہدایات ہیں۔یعنی ایسی عورتیں اگر چاہیں تو اپنے کپڑے اتار سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ بے پردہ ہو کر اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ یہ آیت ان عورتوں کے لیے ان کی عزت اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے راہنمائی کرتی ہے۔

خلاصہ

معاشرے میں آداب، انسانوں کے درمیان روابط کو بہتر بنانے کے لیے طے شدہ اصول اور طریقے ہیں۔ ان میں شامل ہیں اور اسلامی معاشرے میں احترام اور دوسروں کے خیالات، احساسات اور حیثیت کا خیال رکھنا گفتگو میں شائستگی اور نرمی اپنانا اور دوسروں کے وقت کا احترام کرنا، خاص طور پر ملاقاتوں اور کاموں میں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور ایک دوسرے کا ساتھ دینا سچائی، انصاف اور ایمانداری کے اصولوں پر عمل کرنا یہ آداب ہی ایک بہترین معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے قرآن کی سورۃ النور جس میں معاشرتی اصول کے عنوانات بیان ہوئے ہیں جیسے کہ خاندانی واخلاقی اور معاشرتی اصول و آداب کے حوالے سے بات کی گئی اور اس میں زنا کی مذمت کی گئی ہے اور عفت کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے اور غلط گواہی دینے کی سختی سے ممنوع قرادیا ہے ،اور سچے گواہوں کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور خواتین کے لیے حجاب کے احکامات اور مردوں کے لیے نظر نیچی رکھنے کی ہدایت دیتے ہوئے نیکی کی تشہیر اور برائی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اسی طرح سورۃ النور ایک جامع ضابطہ اخلاق فراہم کرتی ہے، جو اسلامی معاشرت کی بنیادیں مضبوط کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆